REGD. NO: L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

روزنامہ
یوم پنجشنبہ

الفضل
ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۵ رجب ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۴ فتح ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ حضور کل بھی بعد نماز عصر سیر کے لئے باغ تشریف لے گئے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

کراچی میں فولاد سازی کا کارخانہ قائم کرنے کی منظوری

کارخانہ کی تعمیر ۱۹۶۵ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گی

لاہور ۱۳ دسمبر۔ صدارتی کابینہ نے کراچی میں ۶۵ کروڑ کی لاگت سے فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کا منصوبہ منظور کر لیا ہے۔ جس میں ۳ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن فولاد تیار کرنے کی گنجائش ہوگی۔ یہ کارخانہ ۱۹۶۵ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ اس فیصلے کا اعلان وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کل صبح ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

فولاد کے کارخانے کا منصوبہ جو امریکہ کی سونڈیل ڈریسلر کارپوریشن اور اس کے رفقاء نے پیش کیا تھا۔ سب سے زیادہ منافع بخش اور قابل عمل قرار دیا گیا۔ کابینہ نے فولاد کے کارخانے کے قیام سے متعلق کئی متعدد منصوبوں پر غور کرنے کے بعد سونڈیل ڈریسلر کارپوریشن کی تجویز منظور کر لی۔

مسٹر ابوالقاسم خاں نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ امریکی فرم مجوزہ کارخانے کے لئے ۳۰ فیصد سرمایہ مہیا کرے گی۔ بقیہ ۷۰ فیصد سرمایہ مقامی طور پر مہیا کیا جائے گا۔ اور حکومت پاکستان ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں میں تعاون کا انتظام کرے گی۔ اس کے علاوہ امریکی فرم سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک جرمن کمپنی میسرز راہنز تال سانبڑا کو حصص دے کر اپنے ساتھ شامل کر لے۔

چینی ہوابازوں کی تربیت کے لئے برطانوی ماہرین

لنڈن ۱۳ دسمبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے کل لکھا ہے کہ چینیوں کو وائیکاونٹ طیارے چلانے کی تربیت دینے کے لئے برطانوی ماہرین چین جائیں گے۔ چین میں کمیونسٹ حکومت کے قیام کے بعد غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ مغربی ماہرین کو چینی علاقے میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ بھی امکان ہے کہ برطانیہ ان طیاروں کے لئے پٹرول بھی مہیا کرے گا۔

پاسپورٹ ویزا اور شہریت کا نیا محکمہ

کراچی ۱۲ دسمبر۔ وزارت داخلہ نے پاسپورٹ ویزا اور شہریت سے متعلق امور سرانجام دینے کے لئے نقل وطن کا ایک الگ محکمہ قائم کیا ہے۔ مسٹر اے ایم سعد اللہ اس محکمے کے سربراہ ہوں گے۔ یہ محکمہ پاسپورٹ آفس وزارت خارجہ سے وزارت داخلہ کو منتقل کئے جانے کے بعد قائم کیا گیا ہے۔ یہ اقدام وزارت خارجہ کی نئے سرے سے تنظیم سے متعلق کمیٹی کی سفارش پر کیا گیا ہے ؛

کمیونسٹ چین پر حملہ کرنے کے لئے بھارتی فوجوں کی پیش قدمی

ریڈیو پیکنگ کا الزام ۔ بھارتی طیاروں نے چینی علاقے پر پرواز کی

پیکنگ ۱۳ دسمبر۔ پیکنگ ریڈیو کے ایک نشریہ میں الزام لگایا گیا ہے۔ کہ بھارتی حکومت نے چین پر حملہ کرنے کے لئے حال ہی میں اپنی فوجیں اور طیارے کمیونسٹ چین کی سرحد کی جانب بھیجے ہیں۔ نشریہ میں کہا گیا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے کمیونسٹ چین پر بھارتی علاقے پر حملہ کرنے کا الزام عائد کر کے اس چور کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جو دوڑتا ہوا خود ہی چور چور چلانے لگتا ہے۔

نشریہ میں مزید کہا گیا ہے کہ بھارتی جبر و تشدد کے باعث بہت سے چینیوں کو بھارت چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ پیکنگ ریڈیو کے تبصرہ نگار نے بتایا ہے کہ بھارتی طرز عمل کے خلاف پیکنگ میں احتجاجی جلسے منعقد ہوتے ہیں تبصرہ نگار نے الزام لگایا ہے کہ بھارت نے کئی برس سے چینی علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ کمیونسٹ چین سے اپنے تعلقات خراب کر رہا ہے۔

بھارتی حکومت نے چین اور بھارت کے کچھ مراسلات شائع کئے ہیں۔ ان میں الزامات اور جوابی الزامات شامل ہیں۔ چین نے اپنے مراسلات میں بھارت پر علاقائی خلاف ورزی کرنے کا الزام لگایا ہے۔ چین نے لکھا ہے کہ ۸ اگست کے بعد صرف ایک ماہ میں بھارتی طیاروں نے ۲۰ بار چینی علاقوں پر پرواز کی ؛

ابھی کچھ دن باقی ہیں !

عشرۂ وقف جدید تو ختم ہو چکا ہے۔ مگر سال ختم ہونے میں ابھی کچھ دن باقی ہیں۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ وقف جدید کے وعدہ جات کی وصولی کی کوشش اسی خلوص اور محنت سے جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ ان کی جماعت کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ صرف چند روز کی مزید کوشش سے آپ کی وصولی سو فیصدی ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو یہ سعادت حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں جماعتی کام سونپے گئے ہیں۔ اور وہ محبت و خلوص سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں ؛

ناظم مال وقف جدید ربوہ

قائدین اضلاع و علاقائی کی توجہ کے لئے

— از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ —

ماہ نومبر ختم ہو چکا ہے مجھے امید ہے کہ آپ نے اس عرصہ میں اپنے علاقہ کی مجالس کو بیدار کرنے کی طرف توجہ دی ہوگی۔ براہ کرم اپنی کارگزاری کی مفصل رپورٹ جلد تر بھجوا دیں۔ تا مجھے بھی آپ کے کام کا اندازہ ہو سکے۔ نیز آئندہ کے لئے ایسی رپورٹ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ضرور بھجوا دیا کیجئے۔ یہ صرف رپورٹ ہو۔ اس میں دفتری امور نہ ہوں دفتری امور کے لئے مکرم معتمد صاحب مرکزیہ کی خدمت میں لکھنا چاہیئے ؛

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۱ء

عیسائیت اور علمائے کرام

مولانا محی الدین احمد صاحب قصوری کا ایک مضمون بعنوان "علمائے پاکستان کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش" ایک دینی ہفت روزہ "المنبر لائل پور" میں شائع ہوا ہے۔ ہم اس مضمون کو من وعن کسی دوسری جگہ الفضل کی اسی اشاعت میں شائع کر رہے ہیں۔ یہ مضمون بڑا اہم ہے۔ اور علمائے اسلام کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ جہاں مولانا نے علمائے کرام کو اپنے فرائض کی طرف نہایت پُرزور الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ اور نہایت کار آمد مشورے دیئے ہیں۔ تاہم ایک آدھ بات ایسی بھی آپ نے کہی ہے جو صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ چنانچہ آپ نے جہاں یہ مشورہ دیا ہے کہ

"کیا ہم مطالبہ کریں گے اور کرنے کے مجاز ہوں گے کہ حکومت پاکستان کے اندر حکماً اور قانوناً اشاعت مسیحیت کو روک دے میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ بزدلانہ اور شرمناک مطالبہ ہمارے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس سے بڑا ہماری کمزوری اور ناکارگی کا مظہر کوئی دوسرا اعلان ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھئے کہ ہماری حکومت نہ یہ کرے گی اور نہ یہ کرنے کی مجاز ہے۔ اس کی وجوہ اس مضمون کے آخر میں ملاحظہ ہوں۔"

آپ کا یہ مشورہ کہ

"البتہ ہمارا یہ مطالبہ حکومت سے بالکل جائز ہوگا۔ کہ چونکہ تمام مشن سکول اور کالج حکومت سے گرانٹ لیتے ہیں۔ حکومت ان کو مجبور کرے کہ ان کے سکولوں اور کالجوں میں جو مسلمان طلبا پڑھتے ہیں۔ ان کو بائیبل یا دوسرا مسیحی لٹریچر پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ بلکہ حکومت پاکستان اپنی طرف سے ان سکولوں اور کالجوں میں روشن ضمیر اساتذ مقرر کرے۔ جو انہی اوقات میں مسلمانوں کو قرآن اور سنت اور سیرت نبوی کی تعلیم دیں۔ اور اگر وہ یہ نہ مانیں۔ تو ان کی گرانٹ بند کر دی جائے۔ یہ یقیناً اسی طرح کی قید یا شرط ہوگی۔ جیسے حکومت اب تمام انگریزی سکولوں میں اردو یا بنگالی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔"

ہماری دانست میں صحیح نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ حکومت مشن سکولوں کو گرانٹ دیتی ہے۔ مگر یہ مشن اس گرانٹ کے علاوہ بھی بہت سا روپیہ اپنے پاس سے ان سکولوں پر صرف کرتے ہیں۔ اور اسی لئے کرتے ہیں کہ وہ اس ذریعہ سے عیسائیت کی تبلیغ کریں۔ اس لئے ان پر کوئی ایسا قدغن لگانا اسی طرح ناجائز ہے۔ جس طرح کہ عیسائی مشنوں اور ان کے اداروں کو حکماً بند کرنا۔ اس کا علاج ایک تو یہ ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات اور مخیر مسلمان خود اپنے اپنے سکول کھولیں تاکہ مسلمان طلباء عیسائیوں کے مشن سکولوں میں جانے ہی نہ پائیں۔ جماعت احمدیہ نے افریقہ میں سینکڑوں سکول عیسائیوں کے مقابلہ میں جاری کئے ہیں اور اب بعض علاقوں میں یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ عیسائی سکول خود بخود بند ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ طلبا احمدیہ جماعت کے سکولوں میں زیادہ سے زیادہ داخلہ لینے لگے ہیں۔ اگر مسلمان یہاں بھی عیسائیوں کے مقابلہ میں سکول کھولیں۔ تو انہیں یقیناً کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور بغیر حکومت کی طرف سے مداخلت فی الدین کے مطلب براری ہو سکتی ہے۔ مولانا نے خود شروع مضمون میں فرمایا ہے کہ

"علمائے کرام کا فرض تھا کہ اگر عیسائیت کی اشاعت نے ان کے جذبۂ حمیت کو مہمیز لگائی تھی۔ تو وہ اس کا صحیح علاج اور اس کی مدافعت کی تدابیر سوچتے۔ اور اگر وہ بجائے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے کے اپنے آپ کو ٹٹولتے تو انہیں ضرور معلوم ہو جاتا کہ اس فتنہ کا مداوی حکومت کی بجائے خود وہ ہیں (وفی انفسکم افلا تبصرون) اگر عیسائی سات سمندر پار کر کے ہمارے ملک میں آتے۔ اور مافوق التصور عیش وعشرت کو چھوڑ کر خالص دین کی اشاعت کی غرض سے سنسان بیابانوں میں ڈیرے لگا لیتے ہیں اور ایسے ممالک میں نہایت اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ جن کی زبان تمدن وغیرہ ہر چیز سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ تو کیوں ہمارے علمائے کرام ایسا نہیں کرتے۔ جن پر از روئے مذہب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسا ہی ناگزیر فرض ہے جیسا صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور جن کے ترک کو لسان الٰہی نے ملعونیت کا ایک زبردست سبب قرار دیا ہے۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ۔ اور جو خدا اور رسول کے نزدیک جہاد فی سبیل اللہ کی ایک نہایت برگزیدہ صورت ہے۔"

مگر مولانا قصوری کا یہ مطالبہ بالکل صحیح ہے کہ:-

"ہاں ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کر سکتے ہیں کہ مسیحی تبلیغی جماعتوں کو جو بعض مخصوص مراعات حکومت انگریزی کے عہد میں حاصل تھیں۔ اور جو ہماری حکومت نے از راہ کرم گستری برابر قائم رکھی ہیں۔ وہ تمام رعایات بلکہ کچھ مزید ہمیں بھی ہماری اپنی حکومت میں ملنی چاہئیں۔ مثلاً ان کے بیشتر تبلیغی ادارے انکم ٹیکس سے بری ہیں۔ یعنی ان سے حکومت انکم ٹیکس نہیں لیتی۔ اور یقیناً وہ ادارے پورے کاروباری ادارے ہیں۔ مثلاً ریلیجس بک سوسائٹی تو اس قسم کی تمام مراعات کے ہم بدرجۂ اولےٰ استحقاق رکھتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی حق رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے تبلیغی کام کی نوعیت اور وسعت کے مطابق ہماری مالی اعانت کی جائے۔ مثلاً اگر ہم کو نومسلموں کے لئے ہوم کی ضرورت ہو۔ تو ان کے لئے مکانات اور ورکشاپ حکومت مہیا کرے۔ اور ان کے اخراجات کا معتدبہ حصہ ہمارے اوقاف فنڈ یا خزانہ عامرہ سے مہیا کرے۔ بعض اچھے تعلیم یافتہ عیسائی بہت جلد مسلمان ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انہیں اطمینان ہو کہ ہم انہیں ان کی حیثیت کے مطابق سیٹ لیں گے کیا حکومت خداداد پاکستان کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنا دامن ان نووارد مہمانوں کے لئے پوری کشادہ دلی سے کھول دے۔ انگریزی حکومت نے جس جس طرح ان جماعتوں کی مدد کی ہے وہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کی تاریخ میں ایک مستقل باب ہے۔"

ہم کو یقین ہے کہ اگر حکومت کو کام کر کے دکھایا جائے تو حکومت اس بارے میں ضرور غور کرے گی۔ وہ ضرور ایسی مراعات دے گی جیسی کہ کم از کم انگریزی حکومت میں عیسائیوں کو ملتی رہی ہیں۔ اور انگریزی حکومت کی دی ہوئی مراعات اب بھی جاری ہیں۔ سوال صرف کام کا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ حکومت کو اس طرف مائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور حکومت کو لازم ہے کہ وہ کسی قسم کی تفریق کئے بغیر ہر فرقہ کے مسلمانوں کو جو ایسی مراعات لینا چاہیں اور کام کر کے دکھائیں مراعات دے۔ اس ضمن میں چاہیئے کہ نہ صرف حکومت کو توجہ دلائی جائے۔ بلکہ مسلمان اہل ثروت کو بھی توجہ دلائی جائے۔ اس وقت جو عیسائی مشن تمام دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ در اصل ان کی ضروریات زیادہ تر یورپ اور امریکہ کے مخیر لوگ پوری کرتے ہیں۔ اگر ہمارے دولت مند لوگ اپنا بہت سا فالتو روپیہ اس کام میں صرف کریں۔ تو چندہی دنوں میں یہاں ہم عیسائی مشنوں کو فیل کر سکتے ہیں وہاں وہ اپنا بیڈ بستر لپیٹ کر یہاں سے چلے جائیں۔

مولانا قصوری کے اس مضمون میں ایک بات ہمیں اور بھی کھٹکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ترکی میں اتاترک کی اس پابندی کو کہ کوئی عیسائی پادری آئندہ کسی مسلمان کو بپتسمہ نہ دے۔ پاکستان میں اس لئے ناقابل عمل ٹھہرایا ہے۔ کہ پاکستان ابھی تک ترکی کی طرح آزاد اور خود مختار نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ایک تانگہ ڈرائیور اور عام بازاری آدمی تک بھی اس حقیقت سے آشنا ہے۔ کہ ہمارا جینا اور مرنا بھی دوسروں کے سہارے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور جب صورت حال یہ ہو تو پھر بھی ایسے خطرناک اقدام کی پاکستان سے توقع رکھنا اپنے سیاسی اور ملکی حالات سے کمال بے خبری کا ثبوت دینا ہوگا۔"

ہمارا خیال ہے کہ اتاترک نے یہ پابندی اپنے ملک کے خاص حالات میں لگائی تھی۔ یہ محض ایک سیاسی احتیاط تھی۔ اس کو "مذہبی آزادی" سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اگر پاکستان کی حکومت بھی سیاسی نقطۂ نظر سے کوئی ایسی پابندی لگائے تو حکومتی نقطۂ نظر سے وہ حق بجانب ہوگی اور اس لحاظ سے مولانا قصوری نے جس خطرہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اصولاً اسلام ایسی پابندی کے حق میں نہیں ہے۔ اور اس نے جو لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا کو دیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ اصل چیز تبلیغ اسلام ہے۔ اگر ہم لا اکراہ فی الدین کے اصول کا نمونہ پیش کریں۔ تو عیسائی اور دوسرے غیر اسلامی ملکوں میں اسلام کی تبلیغ بھی رک سکتی ہے۔ جو اصل چیز ہے۔ ہمارے پیش نظر صرف اسلام کا فروغ ہونا چاہیئے نہ کہ دنیوی فوائد۔

دعائے مغفرت

مکرم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ کے بہنوئی مکرم شیخ نور حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بغرض علاج سیالکوٹ سے لاہور تشریف لائے تھے ۱۲ / ۹ کو سروسز ہسپتال میں تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ وناصر ہو۔

عبد الحمید صدر حلقہ مزنگ جماعت احمدیہ لاہور

ہمارا اکہتّرواں جلسہ سالانہ

اور

جماعت احمدیہ کی ذمّہ داری

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بالکل سر پر آگیا ہے اور یہ غالباً ہمارا اکہترواں جلسہ سالانہ ہوگا۔ انسانی زندگی کے لحاظ سے تو یہ عرصہ بڑھاپے کی عمر سے تعلق رکھتا ہے لیکن قوموں کی زندگی کے لحاظ سے یہ عرصہ گویا بچپن اور نوجوانی کا زمانہ ہے مگر باوجود اس کے ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ہاتھوں جو ترقی اس اٹھتی جوانی میں اسلام نے کر لی تھی وہ ایسی حیرت انگیز تھی کہ اب چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی جب اُس زمانہ کی تاریخ کے اوراق کی طرف نظر اٹھتی ہے تو آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی موجودہ ترقی وسیع اور غیر معمولی ہونے کے باوجود ہیچ نظر آنے لگتی ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ کاش جماعت احمدیہ کو پرواز کے پر لگ جائیں تو وہ اُڑ کر اپنی منزل مقصود کو پہنچ جائے۔ لیکن خدا کا قانون اٹل ہے۔ خدا نے جلالی نبیوں اور جمالی نبیوں کے سلسلوں کی ترقی کے لئے الگ الگ طریق مقرر کر رکھا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو کہ سورج اپنے پورے قرص کے ساتھ اکٹھا طلوع کرتا ہے گو شروع میں اس کی روشنی بھی تھوڑی دیر کے لئے دھیمی ہوتی ہے مگر وہ دیکھتے ہی دیکھتے اپنی تیز شعاعوں کے ساتھ ساری دنیا کو ڈھانپ لیتا ہے لیکن اس کے مقابل پر چاند جو جمالی نوعیت کا سیّارہ ہے ایک باریک اور منحنی سی کمزور شاخ کے طور پر نکلتا ہے اور کئی دنوں میں آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ بس یہی جمال و جلال کے سلسلوں میں فرق ہے جس کی طرف قرآن مجید نے موسوی اور عیسوی سلسلوں کی مثال بیان کر کے اشارہ کیا ہے۔

مگر دوستو اور عزیزو اس مثال سے تسلّی پا کر اپنے قدموں میں سستی نہ پیدا ہونے دو کیونکہ ایک اَور فرق بھی ہے جو ہمیشہ جماعت احمدیہ کے مدنظر رہنا چاہئیے۔ یہ فرق موسوی اور محمدی سلسلوں کا فرق ہے یعنی جہاں حضرت عیسیٰ موسوی سلسلہ کے نبی تھے اور موسوی شریعت کے احیاء کے لئے آئے تھے وہاں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا مقدس بانی محمدی سلسلہ کا مسیح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے احیاء اور اسلام کی خدمت کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ پس فرق ظاہر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنے ایک شعر میں اس فرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پر میرا سب مدار

اس سے ظاہر ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک خاص مشابہت حاصل ہے وہاں نائبِ رسول اور مسیح محمدی ہونے کے لحاظ سے ایک نمایاں مغایرت بھی ہے اور ہمیں اسی مغایرت پر اپنی کوششوں اور اپنی امیدوں کی بنیاد رکھنی چاہئیے۔ گویا جمالی سلسلہ ہونے کے لحاظ سے ہماری ترقی چاند اور آہستہ بڑھنے والے پودے کا رنگ رکھتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے علم بردار ہونے کے لحاظ سے ہمیں اپنے اندر کچھ سورج کی شعاعوں جیسی تیزی بھی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی مکاشفات اسی بین بین والی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجّت اور برہان کی رو سے سب پر انکو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزّت کیساتھ یاد کیا جائیگا خدا اس مذہب (اسلام) اور اس سلسلہ (احمدیہ) میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھیگا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی...... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھیگا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے!"

سو بھائیو اور بہنو! ہمیشہ اس مقصد کو اپنے سامنے رکھو اور دین کے رستہ میں وقت اور جان اور مال کی ایسی قربانیاں دکھاؤ جو صحابہ کی یاد کو زندہ کر دیں اور اپنے ایمان کے زور اور عمل کی قوت سے دنیا پر ثابت کر دو کہ تم اسلام کے سچے خادم ہو اور خدا کی نصرت تمہارے ساتھ ہے۔ یہ زمانہ اسلام کے نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کا احیاء اور اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدّر ہو چکا ہے مگر خدا کی ہر تقدیر ایک حد تک انسانوں کی تدبیر کے ساتھ معلّق ہوتی ہے۔ اس تدبیر کو مہیّا کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ پس نہ صرف اپنے قدموں کو تیز کرو بلکہ اپنی نسلوں کی بھی حفاظت کرو تاکہ جب آپکی زندگی کا دور ختم ہو تو اگلی نسل آپ کا بوجھ اٹھانے کیلئے پوری طرح تیار ہو۔ اور مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دو کیونکہ کہنے والا بانگ بلند کہہ چکا ہے کہ:۔

قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ ۹/۱۲/۶۱

علمائے پاکستان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش

مولانا محی الدین احمد قصوری

منقول از ہفت روزہ المنبر ۷ دسمبر ۱۹۶۱ء
(مراسلہ سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ ادارہ)

۳۰ اکتوبر کے امروز میں تنظیم العلماء کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس خصوصی کی کارروائی شائع ہوئی ہے۔ جس میں بعض اہم قراردادیں منظور ہوئی ہیں۔ ان میں دو قراردادیں خصوصی طور پر اہم اور قابل اعتناء ہیں۔ پہلی قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ عیسائیت کی اشاعت پر پابندی لگائے دوسری قرارداد میں والئے سوات سے درخواست کی گئی ہے کہ عیسائیوں کو اپنے علاقہ میں کالج بنانے کی اجازت نہ دیں۔

ایک رنجدہ حقیقت

مسلم پبلک کی طرف سے اگر کوئی ایسی گذارش پیش کی جاتی تو وہ شاید چنداں قابل اعتراض نہ ہوتی۔ مگر علمائے کرام کی ایک جماعت کی طرف سے اس قسم کی درخواست کا حکومت پاکستان اور والئے سوات کی خدمت میں پیش کرنا میں سمجھتا ہوں جس قدر قابل افسوس ہے۔ اس سے زیادہ قابل شرم بھی ہے۔ علماء کا وجود اگر پاکستان میں ہے تو آخر وہ کس مرض کی دوا ہے؟ مسیحیت کی روک تھام وہ نہیں کر سکتے۔ لادینی کی وبائے مہلک کا مداوی ان کے پاس نہیں؟ جو اس وقت تمام تعلیم یافتہ طبقہ میں ناسور کی طرح پھیل رہا ہے فتنہ انکار حدیث جو دینی آزادی کا سب سے مسموم ثمر ہے۔ ان کے بس کا روگ نہیں۔ تو خدارا بتایا جائے کہ علماء کی اس دنیا میں ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ یہ جامعہ سلفیہ، جامعہ اشرفیہ اور سینکڑوں نہیں تو بیسیوں ایسے جامعے اور عربی مدارس جو اس وقت پاکستان میں حشرات الارض کی طرح نمودار ہو رہے ہیں اور جن میں ایک ایک جامعہ پر غریب قوم کے لاکھوں روپے سالانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ آخر ان کے قیام کی غرض و غایت کیا ہے؟ عیسائیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے، فتنہ انکار حدیث کو جو دین کو گھن کی طرح کھا رہا ہے روکنے سے یہ عاجز و درماندہ ہیں تو خدارا بتلاؤ کہ ان مدارس سے سینکڑوں سند یافتہ علماء و فضلاء کی جو کھیپ سالانہ نکل رہی ہے اور جن کا سالانہ اجلاسوں میں بڑے فخر و مباہات کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے وہ آخر دین کی کیا خدمت کرتی ہے؟ کیا صرف یہ کہ وہ نہایت ادنےٰ درجہ کے فروعی مسائل کو اپنے اپنے حلقوں میں شائع کر کے اپنی اپنی نجی دکانوں کو فروغ دیں اور ملت میں تحزب و تشتت کے روگ کو اور زیادہ عسرالعلاج کر دیں۔ فتدبر!

علمائے کرام کے کرنے کا کام

علمائے کرام کا فرض تھا کہ اگر عیسائیت کی اشاعت نے جذبۂ حمیت کو مہمیز لگائی تھی تو وہ اس کا صحیح علاج اور اس کی مدافعت کی تدابیر سوچتے اور اگر وہ بجائے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے کے اپنے آپ کو ٹٹولتے تو انہیں ضرور معلوم ہو جاتا کہ اس فتنہ کا مداوی حکومت کی بجائے خود وہ ہیں (وفی انفسکم افلا تبصرون)۔ اگر عیسائی سات سمندر پار کے ہمارے ملک میں آتے اور ما فوق التصور عیش و عشرت کو چھوڑ کر خالص دین کی اشاعت کی غرض سے سنسان بیابان میں ڈیرے لگا لیتے ہیں اور ایسے ممالک میں نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں جن کی زبان، تمدن وغیرہ ہر چیز سے وہ ناآشنا ہوتے ہیں تو کیوں ہمارے علمائے کرام ایسا نہیں کرتے جن پر ازروئے مذہب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسا ہی ناگزیر فرض ہے جیسا صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور جن کے ترک کو لسان الٰہی نے مغضوبیت کا ایک زبردست سبب قرار دیا ہے: کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ اور جو خدا اور رسول کے نزدیک جہاد فی سبیل اللہ کی ایک نہایت برگزیدہ صورت ہے

ایک عظیم خطرہ اور اس کا مداوا

عیسائیت کی یہ برق رفتار ترقی ایک عظیم خطرہ ہے نہ صرف ملک و ملت کے لئے بلکہ خود مملکت پاکستان کے لئے، جس کے نتائج ہولناک ہوں گے ؎

خدارا تم سمجھے بھی کہ یہ تیاریاں کیا ہیں
نہیں سمجھے تو پھر سمجھو گے تم یہ چیستاں کب تک؟

لیکن میں پھر کہوں گا اور علماء کی خدمت میں باادب عرض کروں گا کہ اس کا اصلی اور مؤثر علاج خود آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حکومت کے پاس نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اہل سنت والجماعت کے تمام طبقے اور تمام گروہ اپنے تمام فروعی اختلافات کو یکقلم بالائے طاق رکھ کر سر جوڑ کر بیٹھتے اور سب مل کر ایک عظیم مشنری ادارہ قائم کرتے جس کی شاخیں ان تمام دور دراز مقامات پر ہوتیں جہاں عیسائی مشنریوں نے جھونپڑیوں کی شکل میں دراصل اپنے جھنڈے گاڑ رکھے ہیں، اور پیکر محبت، مواصلت، اعانت، ہمدردی کا پیکر بن کر ڈیرے لگاتے تو دیکھتے کہ کیسے عیسائی مشنری ان کے مقابلہ میں کامیاب ہوتے وان وعد اللہ حق، ولن یجعل اللہ الکافرین علی المومنین۔

اس کے لئے عملی پروگرام

اس سلسلہ میں سب سے بڑا اور عملی کام یہ ہے کہ آپ حضرات اپنے تمام دینی مدارس کا رُخ اس طرف پھیر دیں اور اپنے مروجہ نصاب کا ایک حصہ جو قطعاً بے کار اور فرسودہ ہو چکا ہے اور جس کی فرسودگی پر خود وقت اور قوت کے حالات نے مہر لگا دی ہے حذف فرما دیں اور اس کی بجائے تقابل مذاہب کا نصاب مقرر کیا جائے جس میں قرآن کریم کا ادیان غیر کی کتب کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو عیسائیت سے عہدہ برآ ہونے سے زیادہ سہل کوئی چیز نہیں ایک مولانا رحمت اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے تھوڑی سی محنت اور تھوڑے سے مطالعہ کے بعد اتنی استعداد پیدا کر لی تھی کہ پادری فنڈر پر خدا کی زمین تنگ ہو گئی تھی کیا ہمارے بیسیوں جامعوں میں سے دس رحمت اللہ بھی نہیں نکل سکتے؟ اور اگر نہیں نکل سکتے تو ان کے وجود سے ملت اسلامیہ جس قدر جلد پاک ہو جائے۔ اسی قدر بہتر ہے۔

دوسرا اہم کام

اس سے بھی زیادہ اہم کام یہ ہے کہ ہمارے دینی مدارس سے جس قدر طلبا تحصیل علم کے بعد نکلیں، کوشش کی جائے کہ وہ فراغت کے بعد منتشر نہ ہوں۔ یہ یقیناً ضیاع عظیم ہے، کوشش کی جانے کہ وہ تمام اس اسلامی مشن کے رکن ہوں۔ اور وہ عمر بھر اسی مشن کی ہدایات اور نگرانی کے ماتحت تعلیم و تعلم یا دعوت و ارشاد کا کام کریں اور ہمارا مشن ان کی تمام ضروریات کا باحسن وجوہ کفیل ہو۔ یہ کام بظاہر نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن شروع کر دینے کی صورت میں راہ کی تمام مشکلات، ہبا منثوراً ہو کر اڑ جائیں گی۔

اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ

لیکن اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہمارے علمائے کرام کا باہمی اختلاف ہے ان کی تنگ نظری کا یہ عالم ہے کہ دوسرے فریق کے چھوٹے سے چھوٹے فروعی اور جزئی اختلاف کو بھی برداشت نہیں کر سکتے پس پاکستان میں کوئی ایسا مشن قائم نہیں ہو سکتا اور اگر قائم ہو گیا تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک علماء کے اندر یہ وسعت قلبی اور بلند حوصلگی نہ پیدا ہو جائے کہ وہ بیسیوں جزئیات میں ایک دوسرے سے باہم مختلف ہونے کے باوجود بھی مل کر اکٹھے کام کر سکیں اور وہ کانہم بنیان مرصوص ہو جائیں۔

حکومت سے اعانت کا سوال

اس چیز کے بعد یہ مرحلہ آئیگا کہ بطور قرض حکومت سے اعانت کی درخواست کی جائے اور حکومت کا فرض ہوگا کہ وہ ہماری اعانت کرے لیکن سوال یہ ہے کہ کس قسم کی اعانت طلب کرنے کے ہم مجاز ہوں گے اور کس قسم کی اعانت کا اہتمام حکومت کا فرض ہوگا؟ کیا ہم مطالبہ کریں گے اور کرنے کے مجاز ہوں گے کہ حکومت پاکستان کے اندر حکماً اور قانوناً اشاعت مسیحیت کو رد کر دے؟ میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ بزدلانہ اور شرمناک مطالبہ ہمارے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتا نہ اس سے بڑا ہماری کمزوری اور ناکارگی کا مظہر کوئی دوسرا اعلان ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیئے کہ ہماری حکومت نہ یہ کرے گی نہ کرنے کی مجاز ہے۔ اس کی وجوہ اس مضمون کے آخر میں ملاحظہ ہوں۔

—— البتہ ہمارا یہ مطالبہ حکومت سے بالکل جائز ہوگا کہ چونکہ تمام مشن سکول اور کالج حکومت سے گرانٹ لیتے ہیں، حکومت ان کو مجبور کرے کہ ان کے سکولوں اور کالجوں میں جو مسلمان طلبہ پڑھتے ہیں ان کو بائیبل یا دوسرا مسیحی لٹریچر پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ حکومت پاکستان اپنی طرف سے ان سکولوں اور کالجوں میں روشن ضمیر اساتذہ مقرر کرے جو انہی اوقات میں مسلمانوں کو قرآن اور سنت اور سیرت نبوی کی تعلیم دیں اور اگر وہ یہ نہ مانیں تو ان کی گرانٹ بند کر دی جائے یہ یقیناً اسی طرح کی قید یا شرط ہوگی جیسے حکومت اب تمام انگریزی سکولوں میں اردو یا بنگالی کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

ہاں ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کر سکتے ہیں کہ مسیحی تبلیغی جماعتوں کو جو بعض مخصوص مراعات حکومت انگریزی کے عہد میں حاصل تھیں اور جو ہماری حکومت نے از راہ کرم گستری برابر قائم رکھی ہیں وہ تمام رعایات بلکہ کچھ مزید ہمیں بھی ہماری اپنی حکومت سے ملنی چاہئیں۔ مثلاً ان کے بیشتر تبلیغی ادارے انکم ٹیکس سے بری ہیں یعنی ان سے حکومت انکم ٹیکس نہیں لیتی اور یقیناً وہ ادارے پورے کاروباری ادارے ہیں۔ مثلاً ریلیجس بک سوسائٹی تو اس قسم کی تمام مراعات کے ہم بدرجۂ اولےٰ استحقاق

رکھتے ہیں بلکہ ہم یہ بھی حق رکھتے ہیں کہ ہمارے تبلیغی کام کی نوعیت اور وسعت کے مطابق ہماری مالی اعانت کی جائے۔ مثلاً اگر ہم کو نومسلموں کے لئے ہوم کی ضرورت ہو تو ان کے لئے مکانات اور ورکشاپ حکومت مہیا کرے اور ان کے اخراجات کا معتد بہ حصہ ہمارے اوقاف فنڈ یا خزانہ عامرہ سے مہیا کرے بعض اچھے تعلیم یافتہ عیسائی بہت جلد مسلمان ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انہیں اطمینان ہو کہ ہم انہیں ان کی حیثیت کے مطابق سمیٹ لیں گے کیا حکومت خداداد پاکستان کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنا دامن ان نووارد مہمانوں کے لئے پوری کشادہ دلی کے ساتھ کھول دے۔ انگریزی حکومت نے جس جس طرح ان جماعتوں کی مدد کی ہے وہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کی تاریخ میں ایک مستقل باب ہے۔

اتاترک نے جب اپنے ملک کو مغربی استیلاء سے نجات دلائی تو اس نے اپنے ملک میں مسیحی جماعتوں کے اداروں کو بند تو نہیں کیا لیکن ان سے یہ عہد ضرور لے لیا کہ وہ اس ملک کے اندر کسی مسلمان کو بپتسمہ نہیں دیں گے۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ جب داؤد رہبر نے جو قصور کے ایک نہایت معزز شیخ خاندان کا تعلیم یافتہ نوجوان تھا۔ عیسائیت اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مقامی مشن نے اپنے عہد کی بناء پر ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر جب اس بدبخت عقل دشمن کی خواہش میں صداقت دیکھی تو اسے امریکہ بھیج دیا گیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم اپنی حکومت سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ وہ عیسائی مشنری جماعتوں کو مجبور کرے کہ وہ پاکستان میں کسی مسلمان کو بپتسمہ نہ دیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ موجودہ وقت اور موجودہ حالات کے اندر ہم اپنی حکومت کو اس کے لئے بھی تیار نہ پائیں گے۔ اتاترک نے اگرچہ اس کے اسلام کی حقیقت معلوم ہے یہ قدم اس وقت اٹھایا تھا جبکہ وہ جمہوریہ ترکی کو مغرب کے سیاسی تفوق اور استیلاء سے کامل طور پر آزاد کرا چکا تھا۔ افسوس ہے کہ مملکت پاکستان کو اور شاید کسی بھی اسلامی ریاست کو عہد حاضر میں یہ مقام حاصل نہیں کہ وہ کھلم کھلا ایسا قدم اٹھائے۔ البتہ ایک چیز کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ حکومت ہند نے بعض پابندیاں عیسائی مشنری درسگاہوں پر ایسی لگائی ہیں جن کو قبول کرنے پر بعض مسیحی درسگاہیں وہاں بند ہو گئی ہیں

نظری آزادی اور حقیقی آزادی میں تضاد

ہماری موجودہ حالت اور اتاترک کے زمانہ کی ترکی کی حالت میں بہت فرق ہے ہم نظری طور پر یقیناً آزاد ہیں۔ لیکن حقیقی آزادی کی منزل ع

"کہ بہ تہمت آں ہم جدا است"

ابھی بہت دور ہے۔ قرآن حکیم نے اپنے معجزانہ بلیغ انداز میں بتایا ہے کہ کس وقت ایک قوم کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ حقیقتاً آزاد ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔

چونکہ (خدا نے) قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفروں کی چاٹ لگا دی ہے تو ان کو چاہئے کہ اسی چاٹ کے لگا دینے کی وجہ سے اس خانہ (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں (بے جوتے بوئے) کھانے کو دیا اور (لوٹ کھسوٹ کے) خوف سے ان کو امن میں رکھا (ترجمہ مولانا نذیر احمد) ان آیات مبارکہ کو غور سے پڑھئے۔ کسی قوم یا ملک یا جماعت کی آزادی کے لئے قرآن حکیم دو چیزوں کو ضروری خیال کرتا ہے۔ وہ اپنی خوراک وغیرہ کے لئے کسی دوسری قوم یا ملک کی محتاج اور دست نگر نہ ہو۔ وہ اپنا بچاؤ خود کر سکے۔ کسی دوسرے ملک یا قوم کے سہارے کی محتاج نہ ہو۔ دوسرے سادہ اور آجکل کی بولی میں کہا جائے تو کہیں گے کہ وہ فوڈ (خوراک) میں کسی دوسرے کی محتاج نہ ہو اور اپنا ڈیفنس (دفاع) اپنے بل بوتے پر کر سکے۔

اگر قومی آزادی کے لئے یہ دونوں معیار درست ہیں اور یقیناً درست ہیں تو پاکستان کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تانگہ ڈرائیور اور عام بازاری آدمی تک بھی اس حقیقت سے آشنا ہے کہ ہمارا جینا اور مرنا بھی دوسروں کے سہارے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور جب صورت حال یہ ہو تو پھر کسی ایسے خطرناک اقدام کی پاکستان سے توقع رکھنا اپنے سیاسی اور ملکی حالات سے کمال بے خبری کا ثبوت دینا ہوگا۔ قرآن کریم نے یہود کی نافرمانیوں کے باعث جو آخری سزا ان کے لئے تجویز فرمائی وہ انہی دو فطری آزادیوں کو ان سے سلب کر لینے کی تھی خود قرآن پاک کے الفاظ میں سن لیجئے۔

ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الْمَسْكَنَةُ۔

ان لوگوں پر (یعنی یہودیوں پر) ذلت کی مار پڑی۔ جہاں کہیں بھی یہ پائے گئے۔ ہاں یہ کہ خدا کے عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہو (یعنی بھی ذلت کی ہی پناہ ہوئی کہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کر رہے ہیں) خدا کا غضب ان پر چھا گیا۔ بدحالی اور محتاجی میں گرفتار ہو گئے۔ (ترجمان القرآن)

یہ جرم کس کا ہے؟

ان آیات مبارکہ کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ سب ہم پر پوری طرح منطبق نہیں ہوتیں اور خدارا غور کریں کہ کیا ہم من حیث القوم ان سزاؤں میں گرفتار ہیں کیا یہ بعینہ وہی نہیں ہیں جن میں ہم سے پہلے ایک مجرم قوم سزایاب ہو چکی ہے۔ پھر للہ یہ بھی غور کرو کہ جب تک ہم من حیث القوم خدائی نافرمانیوں سے باز نہ آئیں۔ کیا حکومت وقت کی بھاگ دوڑ اور محنت ہمیں اس عذاب الٰہی سے نجات دلا سکتی ہے؟ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ لیکن دل کے کان اور آنکھیں اگر وا ہوں تو وہ صدا سنی بھی جا سکتی ہے اور اس کے نتائج دیکھے بھی جا سکتے ہیں۔

اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ یَذَّكَّرُوْنَ

(افسوس ان پر) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی برس اس سے خالی نہیں جاتا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ آزمائش پر نہ ڈالے جاتے ہوں۔ پھر بھی یہ ہیں کہ نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

ایک آخری گذارش

میں نہایت ادب اور پوری قوت کے ساتھ علمائے وقت کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ اصل فتنہ جس سے عیسائیت کی طرف میلان اور حدیث رسول کا انکار بڑھ رہا ہے وہ لادینی کا فتنہ ہے۔ اسی ایک فتنہ سے دوسرے تمام فتنے پھوٹ رہے ہیں کہ آنے والی نسل اور خصوصاً تمام نہاد تعلیم یافتہ کے قلوب ایمان سے خالی ہو چکے ہیں وہ شکوک اور شبہات کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ خود حکومت وقت کے بڑے بڑے ارکان اس کا شکار ہو چکے ہیں۔ جسٹس محمد شفیع کا حدیث کے متعلق حالیہ بیان آپ کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہئیے پس ضرورت ہے کہ آپ ان تمام فتنوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔ حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں کہ وہ خود اس مرض کی مریض ہے۔ آپ اٹھیں تو اللہ کی نصرت آپ کے ساتھ ہوگی۔ ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم فلا غالب لکم۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ عباد الذین یستمعون القول ویتبعون احسنہ

اولئک الذین ھدٰھم اللّٰہ واولئک ھم اولوا الالباب ؕ

جلسہ سالانہ پر وزیر آباد سے ڈیزل ریل کار

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۵ / ۱۲ / ۶۱ کو دس بجے صبح کے قریب ایک ڈیزل ریل کار وزیر آباد سے ربوہ کے لئے حسب سابق انشاء اللہ چلے گی۔ اس کے سلسلہ میں احباب ایک ضروری بات نوٹ فرمائیں۔ کہ اس ریل کار میں سفر کرنے کے لئے احباب کو ٹکٹ وزیر آباد سے ہی خرید نا پڑے گا۔ مثلاً گجرات سے آنے والے دوست پہلے گجرات سے وزیر آباد کا ٹکٹ لے کر آئیں اور پھر وزیر آباد سے ربوہ کا ٹکٹ لیں تاکہ ریل کار کے مخصوص مسافر شمار ہو سکیں۔ احباب کی سہولت کے لئے ٹکٹ خرید کر منگوا دینے کا انتظام خاکسار کے ذمہ ہوگا احباب اگر چاہیں تو کرایہ وزیر آباد تا ربوہ ساڑھے ۳ روپے فی سیٹ پیشگی مجھے بھجوا سکتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے ٹکٹ خرید کر سیٹیں محفوظ رکھ لی جائیں گی احباب چاہیں تو ایک رات قبل یعنی ۲۴ / ۱۲ کی رات کو تشریف لا کر غریب خانہ پر قیام بھی فرما سکتے ہیں۔ تاکہ دوسرے دن بسہولت ریل کار پر سوار ہو سکیں۔ ویسے ۱۰ بجے صبح تک گجرات، گکھڑ، منصورہ والی۔ سمبڑیال یعنی ہر طرف سے گاڑیاں بھی صبح صبح پہنچ جاتی ہیں۔ جن پر احباب بسہولت تشریف لا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کا یہ مبارک سفر بہت بہت مبارک اور باآرام بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

(ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ ہگو دا
جنرل سیکرٹری جماعت وزیر آباد)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب عرصہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پریشانی بہت ہے۔ قارئین کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات بخشے آمین

منیر احمد چک ۲۴۳ R-B
(گوبا لوانہ۔ ضلع لائلپور)

وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

جماعت احمدیہ گڑھی شاہو لاہور کے صدر حلقہ نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کرام نے چندہ تحریک جدید ۲۸/۱۸ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔

(۱)	مکرم ملک عبد الحمید عارف صاحب	۹۳ — ۰۰ روپے
(۲)	مکرم صوبیدار شیخ محمد سعید صاحب پنشنر	۱۵ — ۰۰ //
(۳)	مکرم محمد اعجاز صاحب از جانب خود	۹ — ۲۵ //
(۴)	// // از جانب بچگان	۵ — ۲۵ //
(۵)	// // از جانب والدہ صاحبہ	۵ — ۵۰ //
(۶)	// // از جانب والد صاحب مرحوم محمد یوسف علی صاحب	۵ — ۰۰ //
(۷)	مکرم ملک فضل الرحمن صاحب	۱۴ — ۰۰ //
(۸)	شیخ قدرت اللہ صاحب برج انسپکٹر ریلوے	۱۱۵ — ۰۰

(۲) مکرم ملک سراج الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کرام نے چندہ تحریک جدید ۲۸/۱۸ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔

(۱)	مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر حلقہ	۶۸ — ۰۰ روپے
(۲)	// حاجی ملک امام الدین صاحب	۹۲ — ۰۰ //
(۳)	// چوہدری خان بہادر صاحب	۷ — ۰۰ //
(۴)	// ملک سراج الدین صاحب سیکرٹری مال	۹۴ — ۰۰ //
(۵)	// چوہدری عبد الرحمن صاحب	۵ — ۷۵ //
(۶)	// چوہدری محمد یعقوب صاحب	۱۰ — ۲۵ //

(وکیل المال تحریک جدید)

وعدہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پشاور کی مساعی جمیلہ

تحریک جدید کے سال ۲۸/۱۸ کے ریکارڈ میں جماعت احمدیہ پشاور بھی ماشاء اللہ ان جماعتوں میں نظر آتی ہے جنہوں نے اشاعت اسلام کے لئے قابل قدر جذبہ کا اظہار کیا اور مسابقت کی روح کے ماتحت مالی قربانیوں کے وعدے مرکز میں جلد از جلد بھجوانے کا خیال رکھا۔ تین ہزار روپیہ تو بذریعہ تار وعدہ بھجوایا۔ اب تک اس جماعت کی طرف سے ۳۰۳۴/۰۰ روپیہ کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ تین قسطیں خود مکرم بابو شمس الدین خانصاحب امیر ضلع نے بھجوائیں اور ایک مکرم بشیر الدین صاحب سامی سیکرٹری تحریک جدید نے۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ وعدوں کی فہرستیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی نئے مجاہد بنائے گئے ہیں اور متعدد مجاہدوں نے گذشتہ سال کی نسبت امسال وعدوں میں نمایاں اضافہ پیش کیا ہے۔ نمایاں اضافہ کی مثالیں درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ وعدہ دینے والوں اور وعدہ لینے والوں ہر دو کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔ آمین

		وعدہ سال ۲۷/۱۷		وعدہ سال ۲۸/۱۸
(۱)	مکرم چوہدری محمد حسین صاحب	۱۷ — ۰۰	=	۷۲ — ۵۰
(۲)	// // عبد الجلیل صاحب	۲۰۰ — ۰۰	=	۲۲۰ — ۰
(۳)	// // محمد اسلم کاہلی	۶ — ۰۰	=	۱۷ — ۵۰
(۴)	مکرم سیٹھی عبد العزیز صاحب	۸۱ — ۰۰	=	۹۸ — ۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سیکرٹری امیر اور صدر صاحبان کے دو اہم فرائض

(۱) اپنی جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ دار بنانا

(۲) ہر وعدہ کرنے والے وعدہ کنندہ کی حیثیت کے مطابق معیاری وعدہ بنانا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا؟"

جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ ان ارشادات کی تعمیل کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس بارہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

نقشہ فرودگاہ مہمانان کرام جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۶۱ء

مہمانان کرام جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے لئے فرودگاہوں کا نقشہ درج ذیل ہے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے کہ احباب جماعت کو ہدایت فرمادیں۔ کہ وہ اسی نقشے کے مطابق (جہاں ان کے لئے جگہ مقرر کی گئی ہے) ہی ٹھہریں۔

نام قیام گاہ	نام جماعت
فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج	گوجرانوالہ شہر و ضلع
تعلیم الاسلام کالج	لاہور شہر و ضلع کیمبل پور شہر و ضلع بہاولپور ڈویژن
ہال تعلیم الاسلام کالج	سرگودھا ضلع و شہر
بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول	سیالکوٹ ضلع و شہر
تعلیم الاسلام ہائی سکول	منٹگمری ضلع و شہر ملتان ضلع و شہر گجرات ضلع و شہر خیرپور ڈویژن حیدرآباد ڈویژن جہلم ضلع و شہر ضلع و شہر ڈیرہ غازیخان
ہوسٹل جامعہ احمدیہ (یہ ہوسٹل اب جامعہ احمدیہ کی قدیم عمارت ہے)	لائلپور شہر و ضلع ضلع شیخوپورہ
جامعہ احمدیہ (عمارت جدید)	پشاور ڈویژن راولپنڈی شہر و ضلع جھنگ شہر و ضلع
پرائمری سکول محلہ دارالرحمت وسطی	شیخوپورہ شہر اضلاع مظفرگڑھ و میانوالی
دفاتر تحریک جدید	قادیان و بھارت ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن آزاد کشمیر
دارالضیافت	کراچی۔ کوئٹہ قلات ڈویژن مشرقی پاکستان

ناظم مکانات

قابل تقلید نمونہ

مکرم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک گوجرانوالہ موصی نمبر ۲۷۰۸ اپنی چٹھی مورخہ ۲۰/۱۱/۶۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "گذشتہ تین ماہ سے میں نے ۱/۹ حصہ آمد کا کر دیا ہے۔ جواب مبلغ انیس روپیہ بنتا ہے۔ اب یہی دیا کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق"

فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا شوکت بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں تا خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد شفیع کوئٹہ چھاؤنی)

۲۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی) ربوہ میں" آنکھوں کی ایک بیماری سے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(رشید میڈیکو اقبال روڈ کوئٹہ)

۳۔ میرے پانچ بچے مختلف کلاسوں میں پڑھتے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد ثالث احمدی از لاہور)

خدام الاحمدیہ احمد نگر کا تربیتی جلسہ

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ کی تقریر

مورخہ ۱۰ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ احمد نگر کے زیر اہتمام ماہانہ جلسہ مولانا ابوالعطاء صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے نائب صدر مرزا طاہر احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم بشیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے کی۔ خلیل احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف کے خطاب کا آغاز ہوا۔ آپ نے تمام حاضرین خصوصاً خدام کو قرآن مجید کا علم سیکھنے اور علمی ماحول پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفسوں کو اس زرخیز اور سرسبز و شاداب زمین کی طرح بنائیں۔ جو پھلتی پھولتی اور لوگوں کے فائدے کا موجب ہوتی ہے۔ آپ نے اوامر و نواہی کی تشریح فرما کر احکام الٰہی پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ آداب مساجد کو ہر لحاظ سے ملحوظ رکھنے اور صرف ذکر الٰہی اور دینی باتوں میں مصروف رہنے کی تلقین فرمائی۔

آپ نے فرمایا۔ صرف کسی جماعت کی طرف منسوب ہو جانا ہی ہماری نجات کا موجب نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہمارے اعمال۔ افعال و کردار اور اخلاق نمونہ نہ ہوں۔

صاحبزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ کا خطاب حاضرین کرام نے نہایت دلجمعی۔ اطمینان اور شوق سے سنا۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب جلسہ نے نہایت مختصر تقریر میں دوستوں کو باتوں سے زیادہ عمل کرنے پر زور دیا۔

اس کے بعد خاکسار نے صاحب صدر۔ حاضرین خصوصاً صاحبزادہ صاحب سلمہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ مولانا ابوالعطاء صاحب کی درخواست پر صاحبزادہ صاحب نے دعا فرمائی۔

(محمد اسلم بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم چوہدری محمد اعظم سلمہ اللہ تعالیٰ بی۔ایس۔سی۔بی۔ٹی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/۱۲/۶۱ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام عبدالحی تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرماوے اور والدین کے لئے قرۃ العین بناوے۔ آمین (محمد رمضان کارکن تبشیر تحریک جدید ربوہ)

تبصرہ

تعلیم خاتون

یہ کتاب بھی میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے کئی بار چھپوائی ہے اب یہ نیا ایڈیشن ہے۔ اس میں بھی عام فہم موٹی موٹی دینی باتیں درج ہیں جو عورتوں کی تعلیم و تربیت پر مشتمل ہیں۔ اس میں تعلیمی پہلو کو زیادہ واضح کیا گیا ہے۔ مستورات کے لئے مفید اور دلچسپ رسالہ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ چالیس عنوانات کے تحت مختلف مضامین ہیں قیمت پچاس پیسہ یا آٹھ آنہ مذکورہ بالا پتہ سے ملے گی۔

اخلاق خاتون

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے اس نام کی کتاب شائع کی ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ اور رسول پاک صلعم کی تعلیم اور احکام کے ماتحت مستورات کے پڑھنے یا ان کو پڑھانے کے لئے دین کی اہم باتیں درج کی ہیں۔ یہ قابل قدر کتاب عورتوں کی اصلاح اور بھلائی اور فائدہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ چھوٹی تقطیع۔ درسی کتب سائز۔ کھلے کھلے حروف۔ خوشخط۔ عمدہ لکھائی چھپائی پر چھاپی گئی ہے۔ قیمت پچاس پیسہ یعنی آٹھ آنہ۔ مذکورہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں۔

درخواست دعا۔ مکرم شیخ فضل احمد صاحب سمن آباد لاہور اپنے نومولود بچے ظفر اقبال کی طرف سے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے مبلغ ۱۵۰/- روپے بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ظفر اقبال فضل کو نیک خادم دین۔ لائق۔ تندرست اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ آپ کی اس تحریک کا شکریہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور ہم کو مزید نیکیوں اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین"

احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم رشید احمد بی اے کا نکاح مورخہ ۱/۱۲/۶۱ بروز جمعۃ المبارک صداقت سعیدہ صاحبہ بنت جیز دین صاحب بٹ آف نارووال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس نے نارووال میں پڑھا احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں فریقین کے لئے بابرکت ہو

(مجید احمد احمدی گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور)

مفید اعلان

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آج تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کون کونسی کتاب شائع ہوئی ہے اور کس کس نے شائع کی ہے اور مل بھی سکتی ہے؟ تو آپ بارہ نئے پیسے کے ٹکٹ بھیجکر کتابچہ "وادی المصحف نشرت" ہم سے مفت طلب فرما دیں

المعلن عبدالعظیم پروپرائیٹر

احمدیہ بکڈپو قادیان دارالامان

حیدر آباد ڈویژن سے جلسہ سالانہ پر جانیوالوں کیلئے سہولت

امسال ڈویژنل انجمن کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ۲۳۔ دسمبر کو چناب ایکسپریس کے ساتھ دو مقررہ ڈکلاس کی بوگیاں لگوائی جائیں۔ ہر بوگی میں اندازاً ۶۰ مسافروں کی گنجائش ہوگی۔ گذشتہ سال کے تجربہ سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ احباب وقت پر اطلاع نہیں دیتے بلکہ عین موقع پر آکر کہتے ہیں کہ ہم نے بھی جانا ہے جس سے منتظمین اور جانے والے دونوں تکلیف اٹھاتے ہیں ہٰذا اس دفعہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ

(۱) ہر بوگی میں ۶۰ سے زیادہ آدمی نہیں بٹھائے جائیں گے۔

(۲) پہلے آنے والوں کو ہر حال ترجیح دی جائے گی۔

(۳) اگر خدانخواستہ ایک ہی بوگی ملی تو لازماً پہلے ۶۰ کرایہ جمع کروانے والے احباب کو ہی جگہ مل سکے گی۔

(۴) سفر کرنے والے احباب سے درخواست کی جائے کہ وہ ۲۳ر دسمبر رات ½۹ بجے حیدر آباد پہنچ جائیں چناب ایکسپریس ½۱۱ بجے چلتی ہے۔

ہٰذا احباب کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنے آرام اور فائدہ کی خاطر پندرہ دسمبر تک حسب ذیل مقرر کردہ افراد میں سے جو بھی ان کے قریب ہوں ان سے رابطہ قائم کریں۔

۱۔ میر مبارک احمد صاحب تالپور حیدر آباد ۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد ۳۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صدیقی میر پور خاص ۴۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد صدر جماعت احمدیہ احمد آباد ۵۔ ماسٹر فضل کریم صاحب کنری فیکٹری ۶۔ چوہدری محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ محمد آباد۔

(عبد الرحمٰن صدیقی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ڈویژن)

اعلان

ایک دوست جہلم میں ایک جائداد -/۱۶۰۰۰ بطور رہن رکھنا چاہتے ہیں جس کا کرایہ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ اگر کوئی دوست لینا چاہیں تو نظارت امور عامہ سے تفصیل حاصل کریں۔

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری فرزند علی صاحب صادق کا بواسیر کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شمیم بنت چوہدری فرزند علی صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)